

Published:
July 6, 2025

Islam and the Value of Time: A Conceptual Review

اسلام اور وقت کی پاسداری: ایک فکری جائزہ

Saima Parveen

PhD Scholar

Department of Islamic Studies,
The Government Sadiq College Women University,
Bahawalpur, Pakistan.

Email: Saimanoorulhuda1989@gmail.com

Dr. Shazia Ashiq

Assistant Professor

Department of Islamic Studies
The Government Sadiq College Women University,
Bahawalpur, Pakistan.

Email: shazia.ashiq@gscwu.edu.pk

Dr. Farzana Iqbal

Assistant Professor

Department of Islamic Studies
The Government Sadiq College Women University,
Bahawalpur, Pakistan.

Abstract

Time is among the most precious and finite blessings in human life, without the effective use of which personal, social, and spiritual development remains unattainable. This research, titled "*The Concept of Time Management in Islam*," explores the significance, structure, and preservation of time through the lens of the Qur'an, Hadith, the life of the Prophet Muhammad ﷺ, the guidance of the Rightly Guided Caliphs, and the wisdom of renowned Islamic scholars. The paper emphasizes that Islam views time not merely as a

Published:
July 6, 2025

means to worldly success, but as a vital pathway to eternal salvation. The Prophet's ﷺ noble life stands as the supreme model of strategic time division and the punctual execution of every responsibility. Furthermore, the study draws a comparative analysis between Islamic principles of time management and modern productivity systems such as GTD, the Eisenhower Matrix, and the Pomodoro Technique—demonstrating that Islamic teachings are not only compatible with these models but offer a more holistic and purpose-driven framework. The core objective of this research is to highlight the sacred value of time from an Islamic perspective and to inspire individuals to embrace discipline and intentional living in their daily routines.

Keywords: Islamic Time Ethics, Quranic Approach to Time, Prophetic Lifestyle and Time Allocation, Comparative Study of Time Management Systems, Integration of Faith and Productivity.

تعارف

اسلام نے زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کی ہے، جن میں سے ایک نہایت اہم اور حساس پہلو وقت کا درست استعمال ہے۔ "اسلام میں ٹائم مینجمنٹ کا تصور" ایک ایسا موضوع ہے جو نہ صرف دینی و اخلاقی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے بلکہ عصر حاضر کی عملی زندگی میں بھی اس کی افادیت نمایاں ہے۔ اس مضمون میں وقت کو ایک الٰہی نعمت اور امانت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جسے ضائع کرنا گناہ کے قریب تر عمل شمار کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں وقت کی قدر و منزلت پر بار بار زور دیا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ کی زندگی اس بات کی روشن مثال ہے کہ وقت کا بہتر استعمال انسان کو دنیاوی نظم و ترقی کے ساتھ ساتھ اخروی فلاح سے بھی ہمکنار کرتا ہے۔ تحقیق کا مقصد قارئین کو اس فکری پیغام سے روشناس کرانا ہے کہ وقت صرف گزرنے والا لمحہ نہیں بلکہ یہ انسان کی شخصیت، عمل اور انجام کا پیمانہ ہے، جس کی تنظیم اسلامی طرز زندگی کا بنیادی جزو ہے۔

وقت کیا ہے؟ وقت درحقیقت رب کائنات کی عطا کردہ ان گراں قدر نعمتوں میں سے ہے جن کی اہمیت کا ادراک انسان کو اکثر دیر سے ہوتا ہے۔ انسانی شعور وقت کو مختلف انداز میں سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ کبھی گھنٹوں اور دنوں کے پیمانے پر، کبھی دن اور رات کے تسلسل میں، تو کبھی صبح و شام کی تبدیلیوں کے ذریعے۔ بعض اوقات وقت کو ماضی، حال اور مستقبل کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، جبکہ عمومی طور پر اسے 'آج' اور 'کل' جیسے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ تمام تقسیمات اس امر کی غماز ہیں کہ وقت ایک ایسی حقیقت ہے جو زندگی کی روحانی اور انسانی افعال کا محور ہے۔

ارشادِ بانی ہے:

”وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ* وَ أَنْتُمْ مِّنْ كُلِّ مَّا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَ إِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا ۚ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ“⁽¹⁾

اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لیے اپنی بے شمار نعمتوں کو مسخر فرمایا، جن میں سورج اور چاند کی مسلسل گردش اور دن و رات کی ترتیب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ سب کائناتی مظاہر اس کے حکم سے انسان کی بھلائی کے لیے منظم کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، جو کچھ بھی انسان نے اپنے رب سے طلب کیا، اُس نے بخشش کی صورت میں اسے عطا فرمایا۔ اگر کوئی اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنے بیٹھے تو وہ ان کا احاطہ نہیں کر سکتا، کیونکہ انسان اپنی فطرت میں اکثر ناشکری کا مظاہرہ کرتا ہے۔

اگر ان آیاتِ ربانی پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ دن اور رات کا ذکر کسی اتفاقیہ امر کے طور پر نہیں کیا گیا، بلکہ ان کی انسانی زندگی میں افادیت کو ایک عظیم نعمت کے طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ درحقیقت، یہی دن اور رات ہی وقت کی بنیاد ہیں، اور انسان کی پوری زندگی انہی دائروں میں گردش کرتی ہے۔ یوں وقت بذاتِ خود ایک عظیم الٰہی عطیہ ہے، جس کی ناقدری اکثر انسان کو بے عملی اور ضیاع کی طرف لے جاتی ہے۔

قرآن کریم نے وقت یا زمانے سے متعلق مختلف پہلوؤں کو نہایت بلیغ انداز میں واضح کیا ہے، تاکہ انسان ان نشانیوں میں غور و فکر کر کے اپنی زندگی کو نظم و ترتیب دے سکے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ*—⁽²⁾

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم نشانیوں میں رات، دن، سورج اور چاند کو شمار فرمایا ہے، جو نہ صرف کائنات کے نظام کو رواں رکھتے ہیں بلکہ انسان کی زندگی کے لیے رہنمائی، ترتیب اور تسلسل کا ذریعہ بھی ہیں۔ وقت کی ماہیت دراصل انہی دو مظاہر — دن اور رات — پر استوار ہے، جو مسلسل ایک دوسرے کے پیچھے آکر انسان کو اس کی محدود عمر اور مہلتِ عمل کی یاد دہانی کراتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ایک بلیغ قول اس مفہوم کی مزید وضاحت کرتا ہے، جس میں وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: "یہ دن اور رات دو خزانے ہیں، پس دیکھو کہ تم ان میں کیا جمع کر رہے ہو۔" اس حکیمانہ تنبیہ میں انسان کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اپنے ہر گزرتے لمحے کا محاسبہ کرے، کیونکہ وقت وہ سرمایہ ہے جو ایک بار گزر جائے تو واپس نہیں آتا۔

إِنَّ هَذَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خَزَائِنَانِ فَانْظُرُوا مَا تَصْنَعُونَ فِيهِمَا⁽³⁾
یہ دن اور رات دو خزانے ہیں تو دیکھتے رہو کہ تم ان خزانوں میں کیا ڈال رہے ہو

قرآن مجید میں وقت کی اہمیت

اسلام میں وقت کو ایک عظیم امانت اور قیمتی نعت سمجھا گیا ہے۔ سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ وقت کی قسم کھا کر انسان کو متنبہ کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ الْعَصْرِ (۱) إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ (۲) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ نَخَوْ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۳) (۴)

سورۃ العصر میں مذکور لفظ "عصر" کی تفسیر میں مفسرین کی مختلف آراء ملتی ہیں۔ ایک معروف تعبیر کے مطابق "عصر" سے مراد عمومی زمانہ ہے — وہ تسلسلِ وقت جس میں تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے، جو انسان کو عبرت دلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت، تدبیر اور وحدانیت پر دلالت کرتا ہے۔ اس تناظر میں، "عصر" کی قسم دراصل وقت کی غیر معمولی اہمیت کو نمایاں کرتی ہے۔ دوسری تشریح کے مطابق "عصر" اس مخصوص وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو غروبِ آفتاب سے قبل کا وقت ہے — یعنی نمازِ عصر کا وقت — جو اسلام میں ایک خاص روحانی و عملی مقام رکھتا ہے۔ یہ

آیات مجموعی طور پر اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہیں کہ وقت محض ایک گزرتی ہوئی اکائی نہیں، بلکہ انسان کے اعمال، ترقی اور فلاح کا محور ہے۔ "عصر" کا مفہوم صرف شام کے چند لمحے نہیں بلکہ زندگی، عمر، اور زمانے کے تسلسل کی مکمل معنویت کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔

سیرت نبوی کی روشنی میں وقت کی اہمیت:

نبوی بصیرت کی روشنی میں وقت کی حقیقت اور اس کی قدر و قیمت ایک بنیادی اصول کی حیثیت رکھتی ہے۔ زندگی ایک مختصر اور غیر یقینی مہلت کا نام ہے، جس کا ہر لمحہ قیمتی اور ناپائیدار ہے۔ جو وقت انسان کو میسر آچکا ہے، وہی اس کا حقیقی سرمایہ ہے، اور مستقبل کے لمحوں پر تکیہ کرنا خود فریبی سے کم نہیں۔ کون جانتا ہے کہ اگلا لمحہ نصیب میں ہو بھی یا نہیں۔ وقت کی قدر و منزلت کا شعور اگر کسی ہستی نے کامل ترین انداز میں انسانیت کو دیا تو وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں، جنہوں نے اپنے ارشادات، اعمال اور طرز زندگی کے ذریعے وقت کی حفاظت اور اس کے با مقصد استعمال کی عملی تعلیم دی۔ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ : شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (5)

پانچ نعمتوں کی قدر ان کے زوال سے قبل کرنی چاہیے (1): جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے، (2) صحت کو بیماری کے لاحق ہونے سے قبل، (3) مالی خوشحالی کو تنگدستی سے پہلے، (4) فرصت کے لمحات کو مصروف زندگی کی آمد سے قبل، اور (5) زندگی کو موت کے واقع ہونے سے پہلے۔

یہ جامع ہدایت انسان کو متنبہ کرتی ہے کہ وقت اور حالات کی بے ثباتی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر نعمت کا عقلمندانہ استعمال کرے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک دولت عارضی اور فانی ہے۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ طَلَعَتْ شَمْسُهُ فِيهِ هِ إِلَّا يَقُولُ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَعْمَلَ فِي خَيْرٍ فَلْيَعْمَلْ هِ فَإِنِّي غَيْرُ مُكَرِّرٍ عَلَيْكُمْ أَبَدًا (6)

جب سورج افق سے نمودار ہوتا ہے تو ہر نیک انسان کو گویا ایک غیر مرئی پیغام دیتا ہے: آج میرے دامن میں تمہارے لیے عمل کا ایک اور موقع موجود ہے؛ اگر نیکی کرنا چاہتے ہو، تو کر گزرو، کیونکہ میں گزر جاؤں گا اور دوبارہ کبھی لوٹ کر نہ آؤں گا۔

خلفائے راشدین کی نظر میں وقت کی اہمیت

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین نامزد کیا، تو اس عظیم ذمہ داری کے پیش نظر چند نہایت با معنی نصیحتیں بھی فرمائیں۔ ان میں ایک اہم وصیت یہ تھی: "عمر! یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ اعمال ایسے ہیں جو صرف دن میں قبول فرماتا ہے، اور کچھ وہ ہیں جو رات کے وقت ہی قابل قبول ہوتے ہیں۔" (7)

اس حکمت آمیز قول کا لب لباب یہ ہے کہ ہر عمل کو اُس کے مقررہ وقت پر انجام دینا نہ صرف دینی اعتبار سے افضل ہے بلکہ نظم و ضبط کی علامت بھی۔ دن کے امور دن ہی میں انجام پائیں، اور رات کے معاملات رات کے حصے میں رہیں۔ یہی طرز عمل ایک باضابطہ اور نتیجہ خیز زندگی کی بنیاد ہے۔ بلا ضرورت کاموں کو مؤخر کرنا غیر ضروری تاخیر کا سبب بن کر عمل کی برکت کو کم کر دیتا ہے۔

صحابہ کرامؓ میں وقت کی اہمیت:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّمَا اَنْتَ اَيَّامٌ فَكُلَّمَا ذَهَبَ يَوْمٌ ذَهَبَ بَعْضُكَ (8)

اے انسان! یاد رکھ، تیرا وجود اصل میں ان دنوں کا مرکب ہے جو تجھے عطا کیے گئے ہیں۔ ہر گزرنے والا دن تیری زندگی کے سرمایے سے ایک حصہ کم کر جاتا ہے۔ اگر وقت کے اس تیز رفتار قافلے کو شعور و حکمت کے ساتھ نہ برتنا جائے، تو انجام کار تو اپنی سب سے قیمتی دولت یعنی زندگی کو غفلت کی نذر کر بیٹھے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی نظم و ضبط اور وقت شناسی کی اعلیٰ مثال تھی۔ ایک موقع پر جب کسی شخص نے عرض کیا: "امیر المؤمنین! یہ کام کل انجام دے لیجیے گا"، تو انہوں نے انتہائی بصیرت افروز جواب دیا: "میں بمشکل روزانہ کے کام ایک دن میں مکمل کر پاتا ہوں، اگر آج کا کام کل پر مؤخر کر دوں، تو کل دو دن کے فرائض ایک دن میں کیسے انجام دوں گا؟" (9)

بزرگانِ دین اور وقت

اہل بصیرت اور نیک سیرت شخصیات کے اقوال اس حقیقت کو خوبصورت انداز میں آشکار کرتے ہیں کہ وقت کی اہمیت صرف علم یا وعظ کی حد تک محدود نہیں بلکہ عملی زندگی میں اس کا شعور اختیار کرنا ہی اصل حکمت ہے۔ ان بزرگوں نے نہ صرف اپنی زندگی کو وقت کی قدر کے مطابق ڈھالا بلکہ دوسروں کو بھی اس کی افادیت کا شعور دیا۔ وہ خود اس نعمت سے مستفید ہوئے اور دوسروں کو بھی مستفید کیا۔ درحقیقت، وہ اُس نبوی ارشاد کا عملی مظہر بنے جس میں فرمایا گیا

"حَيُّوْا النَّاسَ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ لِعِنِّي لَوْ غُلِبَتْ فِي سَبَبٍ مِنْكُمْ" (10)

جب ہم ان قرآنی آیات پر تندرست رہتے ہیں تو یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنی بے شمار نعمتوں میں سے دن اور رات کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ یہ دن اور رات درحقیقت وقت کی وہ بنیادی اکائیاں ہیں جن پر انسانی زندگی کی تمام سرگرمیاں محیط ہوتی ہیں۔ انسان کی پوری حیات انہی گردش کرتے اوقات کا ایک تسلسل ہے، جسے ہم 'وقت' کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ وقت ایک عظیم الٰہی نعمت ہے، مگر بد قسمتی سے اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہیں کرتے اور اسے غیر ضروری مشاغل اور لالچ حاصل مصروفیات میں ضائع کر دیتے ہیں۔ رب کائنات نے وقت کی اہمیت کو مزید اجاگر کرنے کے لیے قرآن مجید میں متعدد مواقع پر دن، رات، فجر، چاشت اور عصر کی قسمیں کھا کر یہ پیغام دیا کہ وقت نہ صرف ایک کائناتی نظام کا حصہ ہے، بلکہ انسانی شعور، نظم و ضبط، اور عمل کا مرکزی ستون بھی ہے۔

قرآن مجید میں وقت کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لیے صرف دن اور رات کے عمومی ذکر پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ اس کی مخصوص گھڑیوں کی بھی قسم کھائی گئی ہے۔ مثال کے طور پر، اللہ تعالیٰ نے فجر کی گھڑی کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَالْفَجْرِ﴾ یعنی "فجر کی قسم"، جو دن کی ابتداء اور روحانی بیداری کا وقت ہے۔ اسی طرح ﴿وَاللَّيْلِ﴾ "چاشت کے وقت کی قسم" کھا کر اُس ساعت کی اہمیت کو واضح فرمایا جو عمل، کوشش اور برکت کا وقت ہے۔ علاوہ ازیں ﴿وَالْعَصْرِ﴾ کہہ کر "عصر" کی قسم کھائی، جس کا ایک مفہوم دن کا آخری حصہ ہے، جبکہ مفسرین کے مطابق اس کا دوسرا مفہوم

پورا زمانہ بھی ہے۔

یہ قرآنی اسلوب اس حقیقت کا غماز ہے کہ اللہ تعالیٰ محض کسی معمولی شے کی قسم نہیں کھاتا؛ وہ جس کی قسم کھائے، وہ اس کے نزدیک عظیم و جلیل ضرور ہوتی ہے۔ لہذا وقت کی ان ساعتوں کا بطور خاص ذکر اور ان پر قسم اٹھانا ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ وقت ایک باوقار، مقدس اور نظم پیدا کرنے والی قوت ہے، جس کی قدر اور حفاظت ہر انسان پر واجب ہے۔ یہی آیات ہمیں یہ شعور عطا کرتی ہیں کہ وقت کی تقسیم اور سکرار، دراصل ایک الہی نظام تربیت ہے، جو انسان کو نظم، ترتیب اور شعوری زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں وقت کا استعمال

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ نامہ مینجمنٹ کی اعلیٰ مثال ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں ہر لمحہ منظم اور با مقصد تھا۔ سیرت کے مختلف پہلو اس بات کی گواہی دیتے ہیں نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں سب سے زیادہ اہمیت عبادت کو دی گئی، آپ ﷺ کی صبح کا آغاز نماز فجر سے ہوتا تھا، جس کے بعد آپ ﷺ اللہ کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے، یہ روحانی آغاز پورے دن کے لیے برکت اور حوصلے کا باعث بنتا تھا، آپ ﷺ نے بیچ وقت نمازوں کو اپنے دن کا حصہ بنایا اور ان کو مقررہ اوقات پر ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔

كان النبي ﷺ إذا صلى الغداة جلس في مصلاه حتى تطلع الشمس⁽¹³⁾
نبی ﷺ جب فجر کی نماز ادا فرما لیتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلیٰ پر بیٹھ رہتے

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں تقسیم اوقات کی اہمیت انتہائی اہم اور قابل تقلید ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں وقت کو منظم طریقے سے گزارا اور اس میں مختلف فرائض اور ذمہ داریوں کے درمیان توازن رکھے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ہر مسلمان کے لیے ایک مکمل نمونہ اور مشعل راہ ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو، چاہے وہ عبادت ہوں یا معاملات دنیا، ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا"⁽¹⁴⁾

"یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا

ہو"

Published:
July 6, 2025

ان پہلوؤں میں سے ایک اہم پہلو وقت کی تقسیم اور اس کا بہترین استعمال ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے وقت کو اس طرح تقسیم کیا کہ ہر چیز اپنے وقت پر انجام پائی اور اس سے بہترین نتائج برآمد ہوئے۔

اہل و عیال کے حقوق

نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل و عیال کے حقوق کو بھی بڑی اہمیت دی، آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ وقت گزارا، ان کے مسائل سنے اور ان کی مدد کی۔ آپ ﷺ کا یہ عمل ہمیں سکھاتا ہے کہ خاندانی ذمہ داریوں کو بھی اہمیت دینی چاہیے اور ان کے لیے وقت مختص کرنا ضروری ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْلُطُنَا، حَتَّى قَالَ لِأَخِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النَّعْبِيرُ؟" (15)

"انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ گھل مل جاتے تھے، یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے (مذاقاً) پوچھتے: اے ابو عمیر! تمہارا نعیر (چھوٹا پرندہ) کیا ہوا؟"

امت کی خدمت اور معاشرتی ذمہ داریاں

آپ ﷺ نے اپنے دن کا بڑا حصہ امت کی خدمت میں گزارا۔ مسجد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ لوگوں کی تعلیم و تربیت کرتے، ان کے سوالات کے جوابات دیتے اور مسائل کا حل پیش کرتے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے معاشرتی اصلاح کے لیے بھی وقت نکالا اور لوگوں کو اچھے اخلاق، سچائی، انصاف اور بھائی چارے کی تعلیم دی

"كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مَصْلَاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ" (16)
"نبی ﷺ فجر کی نماز کے بعد اپنے مصلے پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے"

Published:
July 6, 2025

حکومتی امور اور معاهدات

جب اسلامی ریاست کی بنیادیں مضبوط ہوئیں تو آپ ﷺ نے حکومتی امور میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ آپ ﷺ نے جنگوں کی منصوبہ بندی کی، معاهدات ترتیب دیے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے اقدامات کیے۔ نبی ﷺ اپنے وقت کا ایک حصہ ریاستی مشاورت، معاهدات کی تنظیم اور جنگی حکمت عملی کے لیے مختص فرماتے تھے۔

آرام اور صحت

قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ہم جمعہ کی نماز ادا کرتے، پھر واپس آکر قیلولہ کرتے تھے" (18)

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے، جو کہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہے۔ قیلولہ نبی ﷺ کی صحت مند عادتوں میں سے تھا، جو آج بھی سائنسی تحقیق کے مطابق دماغی تازگی اور جسمانی طاقت کے لیے مفید ثابت ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تقسیم اوقات نے ہمیں یہ سبق دیا کہ زندگی میں ہر کام کے لئے وقت مقرر کرنا اور اس پر عمل کرنا کامیابی کا ضامن ہے۔ اس تقسیم میں دین، دنیا، عبادات، معاشرتی ذمہ داریاں، اور ذاتی ضروریات کے لئے متوازن وقت مقرر کرنا ایک مسلمان کے لئے مشعل راہ ہے۔

اسلامی تعلیمات اور جدید Productivity Tools: ایک تقابلی مطالعہ

عصر حاضر میں وقت کے مؤثر استعمال اور ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے انجام دینے کے لیے مختلف productivity frameworks متعارف کروائی گئی ہیں، جیسے GTD (Getting Things Done)، Pomodoro Technique، اور Eisenhower Matrix۔ ان تمام طریقوں کا مرکزی نکتہ وقت کی قدر، کام کی درجہ بندی، نیت کی وضاحت، اور جسمانی و ذہنی توازن کا قیام ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات بھی انہی اصولوں کی نہایت گہرائی کے ساتھ وضاحت کرتی ہیں۔

Published:
July 6, 2025

وقت کی اہمیت اسلامی زاویہ نظر اور جدید تصور

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: قسم ہے زمانے کی، بیشک انسان خسارے میں ہے۔⁽¹⁹⁾

مزید برآں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ دھوکہ کھاتے ہیں: صحت اور فارغ وقت۔⁽²⁰⁾

David Allen، GTD کے بانی، کہتے ہیں۔ یعنی دماغ کو بوجھ سے آزاد رکھنا اور خیالات کو منظم طریقے سے بروئے کار لانا اصل productivity ہے⁽²¹⁾۔

ترجیحات کا تعین اسلامی تعلیمات کی روشنی میں:

قرآن مجید میں حکم ہے: "نماز قائم کرو، زکات دو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"⁽²²⁾ ایک صحابی نے سوال کیا: "سب

سے افضل عمل کون سا ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔⁽²³⁾

Eisenhower Matrix کے مطابق: یعنی اصل کامیابی ان کاموں پر توجہ مرکوز کرنے میں ہے جو اہم ہیں، اگرچہ فوری نہ ہوں⁽²⁴⁾۔

اسلام میں نیت کی مرکزیت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔"⁽²⁵⁾

جدید نقطہ نظر productivity frameworks کی ہدایت ہے:

یعنی ہر کام کی تکمیل کا واضح تصور اور اس کے آغاز کا مربوط خاکہ ہونا چاہیے⁽²⁶⁾۔

سنت نبوی ﷺ میں اعتدال:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔"⁽²⁷⁾

جدید تکنیک Pomodoro Technique اس اصول پر کاربند ہے کہ ہر 25 منٹ کے کام کے بعد 5 منٹ کا مختصر وقفہ لیا جائے، تاکہ ذہنی

تھکن کو کم کیا جاسکے۔

قرآن مجید ہمیں یاد دہانی کراتا ہے "پھر اس دن تم سے ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (29)

خلاصہ ہم یوں جدول میں ظاہر کرتے ہیں۔

Modern Tool	Concept	اسلامی متبادل
GTD (David Allen)	ذہن کو خالی کر کے چیزیں لکھنا	اذکار و دعا، توکل علی اللہ
Eisenhower Matrix	اہم و فوری کا فرق	فرض، سنت، مستحب کی درجہ بندی
Pomodoro Technique	25 منٹ کام + وقفہ	نماز کے اوقات، وقفے کی حکمت

اسلام میں عبادات خود productivity tools کی مانند ہیں پانچ وقت کی نمازوں کو قدرتی segments میں تقسیم کرتی ہیں روزہ-self

discipline سکھاتا ہے اور جگہ اور نیکوۃ میں strategic planning موجود ہے سکھاتا

ارکان اسلام میں وقت کی اہمیت:

پانچ نمازوں کو دین کا بنیادی ستون سمجھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقات کو مخصوص کر دیا ہے۔ ہر نماز کو اس کے مقرر کردہ وقت میں ادا کرنا فرض ہے۔ اگر ہم نمازوں کے اوقات کو دیکھیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ چوبیس گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے لیے مختص ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چوبیس گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ اللہ کے حق میں اور باقی تیس گھنٹے آپ کے لیے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ ایک گھنٹہ بھی دراصل آپ کی اپنی بھلائی کے لیے ہے، کیونکہ نماز کے ذریعے نہ صرف آپ کی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ جسمانی اور ذہنی سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا" (30)

Published:
July 6, 2025

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک، اور فجر کے وقت قرآن (نماز) کا۔ یقیناً فجر کی قرآن (نماز) حاضر کی جاتی ہے"

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ"⁽³¹⁾
"پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو"

اگرچہ یہاں مخصوص وقت ذکر نہیں، مگر تمام مفسرین کے مطابق "صل" کا اطلاق تمام فرض نمازوں پر ہوتا ہے جن میں ظہر بھی شامل ہے۔
قرآن مجید میں ارشاد ہے

"حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ"⁽³²⁾
"نمازوں کی حفاظت کرو، خصوصاً درمیانی نماز کی، اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے ہو"

قرآن مجید میں ارشاد ہے "وَكَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ"⁽³⁴⁾

"نبی ﷺ مغرب کی نماز سورج غروب ہوتے ہی پڑھتے تھے"

مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے فوراً بعد سے شروع ہو کر شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے "وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ"⁽³⁵⁾

"وَكَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ أَحْيَانًا إِلَىٰ نِصْفِ اللَّيْلِ"⁽³⁶⁾

"اور آپ ﷺ عشاء کی نماز بعض اوقات آدھی رات تک مؤخر فرمایا کرتے تھے strategic planning

اسلام میں روزہ نہ صرف روحانی پاکیزگی بلکہ وقت کی تنظیم، خود پر قابو، اور نظم و ضبط کا عملی مظہر ہے۔ رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے

تاکہ انسان تقویٰ اختیار کرے اور وقت کے استعمال میں شعور پیدا ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ"⁽³⁷⁾

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"

یہ آیت نہ صرف روزے کے فرض ہونے کا اعلان ہے بلکہ اس کا مقصد بھی واضح کرتی ہے کہ روزہ انسان کو نفس کی خواہشات سے بچا کر اللہ کے قریب کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے روزے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "الصَّيَّامُ جَنَّةٌ" (38) "روزہ (گناہوں سے بچانے والی) ڈھال ہے" روزے کے دوران سحری اور افطاری کے اوقات کی پابندی انسان کو وقت کی پابندی سکھاتی ہے، جو جدید وقت میٹجمنٹ اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے جو مالی عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرتی فلاح و بہبود کا مضبوط ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف مال کو پاک کرتی ہے بلکہ دل کو بغل سے بھی پاک کرتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا" (40)

“ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لے لو تاکہ تم انہیں پاک کر دو اور ان کا تزکیہ کر دو”

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ زکوٰۃ مال کی صفائی اور روح کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی زکوٰۃ کی فرضیت کو اسلام کے بنیادی ڈھانچے کا حصہ قرار دیا۔ زکوٰۃ کی ایک متعین مقدار (عموماً 2.5%) سالانہ بچت پر فرض کی گئی ہے، جو مستحقین تک پہنچا کر معاشرے میں مساوات اور تعاون کو فروغ دیتی ہے۔ قرآن کریم زکوٰۃ کے مستحقین کی تفصیل بھی بیان کرتا ہے

"إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ... وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ" (42)

“زکوٰۃ تو فقراء، مساکین... اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے ہے”

زکوٰۃ وقت پر ادا کرنا اور صحیح مصارف تک پہنچانا ایک مالی نظم و ضبط کی ایک عمدہ مثال ہے، (financial discipline) جو اسلامی نظام معیشت ستون ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ ہے، جو سال گزرنے کے بعد فرض ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعے زکوٰۃ دینے والے کا تزکیہ ہوتا ہے اور مال پاک ہو جاتا ہے۔

حج اسلام کا پانچواں بنیادی رکن ہے، جو زندگی میں ایک بار صاحب استطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔ یہ عبادت نہ صرف روحانی تطہیر کا ذریعہ ہے بلکہ اجتماعیت، مساوات، اور وقت کی پابندی کا اعلیٰ ترین نمونہ بھی پیش کرتی ہے۔ قرآن مجید میں حج کی فرضیت کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا

Published:
July 6, 2025

”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفِيْرٌ عَنِ الْعَالَمِيْنَ“⁽⁴³⁾
 “اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو انکار کرے تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے”
 حج کی عبادات میں مخصوص اوقات، دنوں، اور مقامات کی پابندی شامل ہے جو وقت کی تنظیم، صبر، اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ“⁽⁴⁴⁾

“جس نے حج کیا اور اس میں بے حیائی یا گناہ کی بات نہ کی، وہ ایسے لوٹتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو”

حج میں طواف، وقوف عرفہ، رمی جمار، اور قربانی جیسے مناسک انسان کو اللہ کے حضور مکمل بندگی اور اطاعت کا عملی سبق دیتے ہیں۔ اس سفر میں تمام مسلمان رنگ، نسل، اور زبان کے فرق کے بغیر ایک لباس (احرام) میں ہوتے ہیں، جو اتحاد امت اور مساوات انسانی کی عملی تصویر ہے۔
 حج بیت اللہ بھی عبادات میں سے ایک اہم رکن ہے، جس کے لیے شریعت نے مخصوص مہینے اور ایام متعین کیے ہیں۔ حج کے تمام مناسک ایک باقاعدہ اور منظم نظام کے تحت ادا کیے جاتے ہیں، اور ہر حاجی کے لیے ان مقررہ مناسک کی پابندی لازم ہے۔ اسی طرح نماز عیدین، نماز جمعہ اور متعدد نفلی روزے جیسے کہ ہر پیر اور جمعرات کے روزے، ایام بیض کے روزے، روزہ عاشوراء اور یوم عرفہ کے روزے بھی مخصوص اوقات میں ہی ادا کیے جاتے ہیں۔ ان تمام عبادات کا وقت سے مربوط ہونا اس امر کی جانب واضح اشارہ ہے کہ وقت کی تنظیم دین اسلام میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ لہذا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی روزمرہ زندگی کو منظم انداز میں ترتیب دے اور فارغ اوقات کو منصوبہ بندی کے تحت استعمال کرے، تاکہ ان قیمتی لمحات سے زیادہ سے زیادہ روحانی اور عملی فائدہ حاصل کیا جاسکے۔

احکام شریعہ میں اوقات کی اہمیت

اسلام نے رضاءعت (دودھ پلانے) کو نہ صرف ماں اور بچے کے درمیان فطری تعلق کا ذریعہ قرار دیا ہے، بلکہ اس کے حقوق، مدت، اور احکام کو بھی باقاعدہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

"وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنِمَّ الرِّضَاعَةُ⁽⁴⁵⁾"

“اور امیں اپنے بچوں کو دو سال مکمل دودھ پلائیں، اُس کے لیے جو رضاعت کو پورا کرنا چاہے”

یہ آیت رضاعت کی مکمل مدت کو دو سال قرار دیتی ہے، جو جدید طبی تحقیقات کے مطابق بھی بچے کی صحت، ذہنی نشوونما، اور مدافعتی نظام کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس میں ماں کے حق کا بھی اعتراف ہے اور بچے کی جسمانی و روحانی پرورش کا بھی لحاظ۔ نبی کریم ﷺ نے رضاعت کے تعلق سے خاندانی تعلقات پر اثر انداز ہونے والے اہم احکام بھی بیان فرمائے۔

"يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ⁽⁴⁶⁾"

“رضاعت (دودھ پلانے) کے ذریعے وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہوتے ہیں”

یہ حدیث رضاعی رشتوں کی حرمت کو نسبی رشتوں کے برابر قرار دیتی ہے، جو اسلامی خاندانی نظام کی اخلاقی بنیادوں کو محفوظ بناتی ہے۔ یوں رضاعت کا نظام نہ صرف فطری پرورش کا ذریعہ ہے بلکہ اسلامی سوسائٹی کی پاکیزگی اور حدود بندی کا ضامن بھی۔

طلاق کی عدت (مدت انتظار) اسلامی شریعت میں ایک نہایت اہم اصول ہے جو عورت کے حقوق، نسب کی حفاظت، اور معاشرتی توازن کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ اس کی مدت مختلف حالات کے مطابق مختلف ہوتی ہے، جن کی تفصیل قرآن و سنت کی روشنی میں درج ذیل ہے

عام حالت میں طلاق کی عدت: تین حیض

"وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ⁽⁴⁷⁾"

“اور طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں”

" ۞ قُرُوءٌ " سے مراد حیض ہے

(جہور فقہاء کے نزدیک)۔

۞ اگر عورت کو حیض آتا ہے، تو اسے طلاق کے بعد تین حیض تک عدت گزارنا فرض ہے۔

Published:
July 6, 2025

حاملہ عورت کی عدت: وضع حمل (بچے کی پیدائش تک)

"وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ" (48)

"اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے حمل کے وضع ہونے تک ہے"

✦ چاہے طلاق حمل کے آغاز میں ہو یا اختتام پر، عدت صرف بچے کی پیدائش تک ہے۔

حیض نہ آنے والی عورت (کم عمر یا یائستہ): تین مہینے

"وَاللَّائِي يَنْسَنَ مِنَ الْمَحِيضِ... فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ" (49)

"اور جن عورتوں کو حیض آنا بند ہو گیا ہو... ان کی عدت تین مہینے ہے"

✦ اگر عورت کو حیض نہیں آتا (عمر کی وجہ سے یا کسی اور عذر سے)، تو اس کی عدت تین قمری مہینے ہے۔

شوہر کے انتقال پر عدت: چار ماہ دس دن

"وَالَّذِينَ يَتُوفَوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا... فَعِدَّتُهُنَّ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا" (50)

"اور تم میں سے جو فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں... ان کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے"

اگر شوہر کا انتقال ہو، تو بیوی کی عدت ۴ مہینے ۱۰ دن ہے، چاہے اس کی عمر کچھ بھی ہو۔

خلاصہ جدول: طلاق کی عدت کی اقسام

قرآنی حوالہ	عدت کی مدت	صور
البقرہ: 228	تین حیض	عام عورت
الطلاق: 4	وضع حمل	حاملہ عورت
الطلاق: 4	تین ماہ	غیر حاملہ
البقرہ: 234	چار ماہ دس دن	شوہر کی وفات پر

سائنس اور وقت کی قدر

وقت کا تصور انسانی شعور اور سائنسی تحقیق دونوں کے لیے ایک نہایت بنیادی اور پیچیدہ مسئلہ رہا ہے۔ سائنس کے مختلف شعبوں، خاص طور پر طبیعیات، فلکیات اور نظریاتی سائنس میں وقت کو نہ صرف ایک پیمانہ بلکہ کائناتی حقائق کی تفہیم کے لیے کلیدی عنصر کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت (Theory of Relativity) نے وقت کے بارے میں ہماری روایتی سوچ کو یکسر بدل دیا، جس کے مطابق وقت ایک مطلق شے نہیں بلکہ مشاہدہ کرنے والے کے حوالے سے نسبت رکھتا ہے⁽⁵¹⁾۔ اس نظریے کے مطابق اگر کوئی جسم روشنی کی رفتار کے قریب حرکت کرے تو اس کے لیے وقت سست ہو جاتا ہے، جسے "وقت کی توسیع (Time Dilation)" کہا جاتا ہے⁽⁵²⁾۔ کوانٹم میکینکس میں وقت کی اہمیت مزید گہری ہو جاتی ہے، جہاں ذرات کی حالتیں نہ صرف مقام بلکہ وقت کے ساتھ بھی وابستہ ہوتی ہیں⁽⁵³⁾۔ سائنس دان آج بھی اس بحث میں مصروف ہیں کہ آیا وقت ایک بنیادی حقیقت ہے یا کائناتی مظاہر کا انسانی ذہن کی تخلیق کردہ تصور۔ جدید نظریات جیسے کوانٹم گریوٹی اور "بلاک یونیورس" ماڈل اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ممکن ہے وقت ہماری سوچ سے مختلف یا محدود مفہوم رکھتا ہو⁽⁵⁴⁾۔ سائنسی تجربات میں وقت ایک نہایت اہم پیمانہ ہے۔ ہر سائنسی مشاہدہ، ہر طبیعی مظہر اور ہر تجربہ وقت کی کسی خاص اکائی سے جڑا ہوتا ہے۔ بغیر وقت کے تصور کے طبیعیات کے قوانین کی پیشکش یا نتائج کی توثیق ممکن نہیں⁽⁵⁵⁾۔ حتیٰ کہ حیاتیاتی نظاموں، جیسے انسانی جسم کی بایولوجیکل گھڑی، وقت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر کام کرتی ہے، جس سے وقت کی اہمیت صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی اور حیاتیاتی سطح پر بھی مسلم ہے⁽⁵⁶⁾۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ وقت نہ صرف سائنسی تحقیقات کا مرکز ہے بلکہ انسانی فہم و ادراک، نظام کائنات، اور سائنسی تجربات کی بنیاد بھی ہے۔ وقت کا درست ادراک اور پیشکش ہی سائنسی ترقی کی بنیاد رہی ہے، اور مستقبل میں اس کے تصور میں مزید ارتقاء کی توقع ہے۔

وقت کے ضیاع پر تنبیہات

اسلام میں وقت کو ایک عظیم نعمت اور امانت تصور کیا گیا ہے، جس کے ضیاع پر سخت تنبیہات دی گئی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا

کر انسان کی خسارے میں ہونے کی حقیقت کو بیان فرمایا: "والعصر، إن الإنسان لفي خسر" (العصر: 1-2)⁽⁵⁷⁾، جو اس بات کی دلیل ہے کہ وقت کا ضیاع در حقیقت انسانی زیاں کا باعث ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی وقت کی قدر و قیمت کو بارہا جاکر فرمایا، ایک حدیث میں فرمایا: "دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں: صحت اور فارغ وقت" (58)۔ یہ واضح پیغام ہے کہ فارغ اوقات کو بیکار گزارنا محض سستی نہیں بلکہ روحانی، اخلاقی اور عملی نقصان کا سبب بنتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر انسان سے قیامت کے دن اس کی عمر اور وقت کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اسے کہاں صرف کیا⁽⁵⁹⁾ علمائے کرام نے بھی وقت کو "زندگی کا سرمایہ" قرار دیا ہے، جسے اگر ضائع کر دیا جائے تو گویا انسان نے اپنی زندگی کی قیمتی متاع کو خود برباد کر دیا۔ امام حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے: "اے ابن آدم! تو صرف چند دنوں کا مجموعہ ہے، جب ایک دن گزرتا ہے تو گویا تیرا ایک حصہ ختم ہو جاتا ہے" (60)۔ لہذا، اسلامی نقطہ نظر سے وقت کے ضیاع کو گناہ کے قریب تر عمل سمجھا جاتا ہے، اور اس کا درست مصرف دین و دنیا کی بھلائی کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں وقت کو صرف ایک دنیاوی نظم و ضبط کا ذریعہ نہیں بلکہ اخروی کامیابی کا زینہ بھی سمجھا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ، قرآن و حدیث کی تعلیمات، اور جدید سائنسی تحقیقات اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں کہ ٹائم مینجمنٹ ایک دینی، روحانی اور عملی ضرورت ہے۔ جو قومیں وقت کی قدر کرتی ہیں، وہی ترقی کی منازل طے کرتی ہیں۔

حاصل کلام (Conclusion)

اسلام وقت کو صرف ایک خارجی حقیقت یا سائنسی اکائی نہیں بلکہ ایک مقدس امانت اور انفرادی و اجتماعی ذمہ داری کے طور پر دیکھتا ہے۔ قرآن مجید میں وقت کی قسمیں کھا کر اس کی اہمیت کو نمایاں کیا گیا، اور نبی کریم ﷺ نے اپنی سیرت طیبہ میں وقت کی تقسیم کا مثالی عملی مظاہرہ پیش کیا۔ چاہے وہ عبادات ہوں، خاندانی معاملات، معاشرتی خدمات، یا ریاستی امور — ہر پہلو میں وقت کا استعمال واضح اور منظم تھا۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں وقت کا ضیاع صرف دنیاوی نقصان نہیں بلکہ روحانی خسارے کا بھی باعث ہے۔ لہذا، وقت کی تنظیم، اس کا مقصدی استعمال، اور ترجیحات کا تعین ایک مسلمان کی عملی زندگی کا بنیادی اصول ہونا چاہیے۔ جدید Productivity Systems اگرچہ وقت کے نظم کو بہتر بنانے کی

کوشش کرتے ہیں، لیکن اسلام نے صدیوں پہلے ایک ایسا مکمل نظام فراہم کیا جو دنیا و آخرت کی فلاح کا ضامن ہے۔

سفارشات و تجاویز (Recommendations)

- ✦ تعلیمی نصاب میں وقت کی اسلامی اہمیت شامل کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو آغاز سے ہی ٹائم مینجمنٹ کی دینی بنیادوں سے روشناس کرایا جاسکے۔
- ✦ نبی کریم ﷺ کی سیرت پر مبنی عملی "ٹائم ٹیبل" ماڈلز اسکولوں، جامعات، اور دفاتر میں رائج کیے جائیں تاکہ افراد نظم و ضبط کی عملی مشق کر سکیں۔
- ✦ خطبات جمعہ اور مذہبی اجتماعات میں وقت کی اہمیت اور اس کے ضیاع کے خطرات کو اجاگر کیا جائے۔
- ✦ جدید Productivity Tools کو اسلامی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ کر کے تربیتی ورکشاپس ترتیب دی جائیں تاکہ نوجوان نسل انہیں زیادہ قبولیت سے اختیار کر سکے۔
- ✦ ریاستی سطح پر سرکاری اداروں میں وقت کی پابندی کو فروغ دینے کے لیے دینی اور اخلاقی مہمات چلائی جائیں۔
- ✦ دیندار افراد کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگیوں میں قیلولہ، عبادات کے اوقات، اور دیگر سنتوں کی بنیاد پر دن کی تنظیم کریں تاکہ روحانی سکون اور دنیاوی کامیابی حاصل ہو۔
- ✦ والدین اپنے بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی وقت کی قدر سکھانے کے لیے گھریلو نظم و ضبط کو اپنائیں۔

References

1. The Qur'an, Surah Ibrahim, verses 33–34.
2. The Qur'an, Surah Fussilat, verse 37.
3. Ahmad ibn Hanbal, *Musnad Ahmad*, Hadith 21454.
4. The Qur'an, Surah Al-Asr, verses 1–3.
5. Al-Hakim al-Nishapuri, *Al-Mustadrak 'ala al-Sahihayn*, 5:435, Hadith 7916 (Lahore: Shabbir Brothers).
6. Al-Bayhaqi, *Shu'ab al-Iman*, 3:386, Hadith 3840 (Riyadh: Maktabah al-Rushd, 1423 AH).
7. Ibn Hibban al-Busti, *Ma'rifat al-Sahabah*, Hadith 106 (Riyadh: Dar al-Watan, 1419 AH).
8. Al-Muttaqi al-Hindi, *Kanz al-'Ummal*, 16:54, Hadith 44147 (Riyadh: Dar al-Watan, 1419 AH).
9. Ibn al-Jawzi, *Sirah wa Manāqib 'Umar ibn 'Abd al-'Aziz*, p. 225 (Riyadh: Dar al-Sumay'i, 1415 AH).
10. Al-Bayhaqi, *Shu'ab al-Iman*, 7:381, Hadith 10663, ed. Abdul Ali Abdul Hameed (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1410 AH).
11. The Qur'an, Surah Al-Furqan, verse 62.
12. The Qur'an, Surah Al-Lail, verse 12.

Published:
July 6, 2025

13. Muslim ibn al-Hajjaj, *Sahih Muslim*, Hadith 670 (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi).
14. The Qur'an, Surah Al-Ahzab, verse 21.
15. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 6129; *Sahih Muslim*, Hadith 2150.
16. *Sahih Muslim*, Hadith 670.
17. The Qur'an, Surah Aal-e-Imran, verse 159.
18. Ibn Majah, *Sunan Ibn Majah*, Hadith 1102.
19. The Qur'an, Surah Al-Asr, verses 1–2.
20. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 6412.
21. David Allen, *Getting Things Done: The Art of Stress-Free Productivity* (New York: Penguin, 2001).
22. The Qur'an, Surah Al-Baqarah, verse 43.
23. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 527.
24. Dwight D. Eisenhower, quoted in David Allen, *Getting Things Done*.
25. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 1.
26. David Allen, *Getting Things Done*.
27. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 5199.
28. Francesco Cirillo, *The Pomodoro Technique* (Berlin: FC Garage, 2006).
29. The Qur'an, Surah At-Takathur, verse 8.
30. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 1159.
31. The Qur'an, Surah Al-Isra, verse 78.
32. The Qur'an, Surah Al-Kawthar, verse 2.
33. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 541.
34. The Qur'an, Surah Al-Baqarah, verse 238.
35. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 559.
36. The Qur'an, Surah An-Nur, verse 58.
37. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 561.
38. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 1904.
39. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 1923.
40. The Qur'an, Surah At-Tawbah, verse 103.
41. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 8; *Sahih Muslim*, Hadith 16.
42. The Qur'an, Surah At-Tawbah, verse 60.
43. The Qur'an, Surah Aal-e-Imran, verse 97.
44. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 1521; *Sahih Muslim*, Hadith 1350.
45. The Qur'an, Surah Al-Baqarah, verse 233.
46. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 2645; *Sahih Muslim*, Hadith 1447.
47. The Qur'an, Surah Al-Baqarah, verse 228.
48. The Qur'an, Surah At-Talaq, verse 4.
49. The Qur'an, Surah At-Talaq, verse 5.
50. The Qur'an, Surah Al-Baqarah, verse 234.
51. Albert Einstein, *Relativity: The Special and General Theory* (New York: Henry Holt, 1916).
52. Edwin F. Taylor and John Archibald Wheeler, *Spacetime Physics: Introduction to Special Relativity* (New York: W. H. Freeman, 1992).
53. David J. Griffiths, *Introduction to Quantum Mechanics* (Upper Saddle River: Pearson, 2005).
54. Carlo Rovelli, *The Order of Time* (New York: Riverhead Books, 2018).
55. Richard P. Feynman, Robert B. Leighton, and Matthew Sands, *The Feynman Lectures on*

Published:
July 6, 2025

- Physics* (Reading, MA: Addison-Wesley, 1963).
56. Russell G. Foster and Leon Kreitzman, *Rhythms of Life: The Biological Clocks That Control the Daily Lives of Every Living Thing* (New Haven: Yale University Press, 2005).
57. The Qur'an, Surah Al-Asr, verses 1–2.
58. *Sahih al-Bukhari*, Hadith 6412.
59. *Jami' al-Tirmidhi*, Hadith 2417.
60. Ibn al-Jawzi, *Sifat al-Safwah*, vol. 2, p. 118.

Bibliography

- Allen, David. *Getting Things Done: The Art of Stress-Free Productivity*. New York: Penguin, 2001.
- Al-Bayhaqi. *Shu'ab al-Iman*. Beirut and Riyadh: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah & Maktabah al-Rushd.
- Al-Hakim al-Nishapuri. *Al-Mustadrak 'ala al-Sahihayn*. Lahore: Shabbir Brothers.
- Al-Muttaqi al-Hindi. *Kanz al-'Ummal*. Riyadh: Dar al-Watan.
- Cirillo, Francesco. *The Pomodoro Technique*. Berlin: FC Garage, 2006.
- Einstein, Albert. *Relativity: The Special and General Theory*. New York: Henry Holt, 1916.
- Foster, Russell G., and Leon Kreitzman. *Rhythms of Life*. New Haven: Yale University Press, 2005.
- Feynman, Richard P., Robert B. Leighton, and Matthew Sands. *The Feynman Lectures on Physics*. Reading, MA: Addison-Wesley, 1963.
- Griffiths, David J. *Introduction to Quantum Mechanics*. Upper Saddle River: Pearson, 2005.
- Ibn al-Jawzi. *Sifat al-Safwah and Sirah wa Manaqib 'Umar ibn 'Abd al-'Aziz*.
- Ibn Hibban al-Busti. *Ma'rifat al-Sahabah*. Riyadh: Dar al-Watan.
- Ibn Majah. *Sunan Ibn Majah*.
- Muslim ibn al-Hajjaj. *Sahih Muslim*. Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi.
- Rovelli, Carlo. *The Order of Time*. New York: Riverhead Books, 2018.
- Taylor, Edwin F., and John Archibald Wheeler. *Spacetime Physics*. New York: W. H. Freeman, 1992.
- The Qur'an.
- Al-Bukhari. *Sahih al-Bukhari*.
- Ahmad ibn Hanbal. *Musnad Ahmad*.
- Tirmidhi. *Jami' al-Tirmidhi*.